~~۹۳/۳۲۸-۳۵۰~~

۹۳/۳۸۰

۱۸۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب مخدوم ومکرم حضرت مولنا مفتی عبد الباری صاحب
دامت برکاتہم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ میں مدرسہ دار الفرقان الکریم فیز۲
حیات آباد پشاور میں درجہ تخصص کا طالب العلم ہوں
ہمارے یہاں دار الافتاء میں ایک استفتاء تقریبا ایک ماہ
قبل آیا ہوا ہے جس میں موضوع یہ دور کے بم دھماکے میں مرنے
والے لوگوں کے بارے میں یہ سوال کیا گیا ہے کہ کیا یہ لوگ
شہداء دنیوی میں شمار ہونگے یا نہیں۔ اس بارے میں جو سوالات
ہمارے یہاں آئے ہیں مندرجہ ذیل ہیں ملاحظہ ہو۔

(۱) بم دھماکوں میں جو لوگ مرجائے کیا ان کو غسل وکفن دی جائیگی
یعنی ان پر دنیاوی احکام شہید جاری ہونگے یا نہیں ؟

(۲) خودکش دھماکوں میں جو لوگ مرجائے۔ ان پر شہید دنیوی
کے احکام جاری ہونگے یا نہیں ؟

بندہ کے ناقص تتبع کے مطابق مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر
یہ لوگ شہید دنیوی نہیں ہے۔

(۱) ان لوگوں کا قاتل معلوم نہیں حالانکہ قاتل معلوم ہونا ضروری ہے
کیونکہ تنویر الابصار میں ہے

ویغسل من وجد قتیلاً فی مصر فیما تجب فیہ الدیۃ
ولم یعلم قاتلہ (تنویر الابصار ج ۳ ص ۱۶۱ دار المعرفۃ
بیروت لبنان)

(۲) ان لوگوں کی قتل کی وجہ سے اہل محلہ یا بیت المال پر دیۃ لازم
ہوتی ہے اور دیۃ لازم ہونا منافی ہے شہید دنیوی کیلئے یعنی جب

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

دیۃ لازم ہوتی ہے تو یہ لوگ شہید دنیوی نہیں ہوتے کیونکہ الدرالمختار

میں ہے

ویغسل من وجد قتیلاً فی مصر ای فی موضع تجب فیہ

الدیۃ ولو فی بیت المال (الدرالمختار

ج ۳ ص ۱۹۱ مطبعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

(۳) ان لوگوں کی مرنے کی وجہ سے اہل محلہ پر قسامت لازم ہوتی ہے

اور قسامۃ مانع شہادۃ دنیویہ ہے کیونکہ البدائع الصنائع میں ہے

ولو وجد قتیل فی محلۃ او موضع یجب فیہ القسامۃ

والدیۃ لم یکن شہیدا (البدائع ج ۲ ص ۳۶۱

دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

(۴) دھماکوں میں مرنے والے افراد عام طور پر مسلمانوں کے ہاتھ پہ

ہی سے مرا جاتا ہے کیونکہ کفار تو براہ راست دھماکے نہیں کرتے بلکہ یہ

مسلمان کو پیسہ دیکر دھماکے کرواتے ہیں سو دھماکہ اب

مسلمان ہوا جب مسلمان مباشر ہے تو

میں مباشر مسلمان

اب بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے جو شخص قتل کیا

جائے اس کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ مظلوم مرگیا ہو اور

دھماکوں میں مرنے والے افراد کا پتہ نہیں چلتا کہ یہ مظلوم

مرگئے ہیں یا نہیں کیونکہ کنز الدقائق میں ہے

او قتل فی المصر ولم یدر انہ قتل بحدیدۃ ظلما

او قتل بحد (کنز ص ۵۵ مکتبہ حقانیہ)

(۵) کنز کی بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ جو شخص مسلمانوں کے ہاتھ

سے قتل کیا جائے اس کیلئے آلۂ محددہ شرط ہے اور یہ آلہ محددہ

ہے یا نہیں اسکا پتہ نہیں چلتا جب پتہ نہیں چلتا تو اس کے قاتل پر

صفحہ آئندہ

Scanned by CamScanner

دار الافتاء

قصاص واجب نہیں ہوا جب قصاص واجب نہیں ہوا تو دیت لازم
ہوتی ہے۔ اور دیت شہادت دنیویہ سے مانع ہے کما تقدم

(۴) حکومت کی طرف سے دھماکوں میں مرنے والے افراد کے ورثہ کو تین تین
لاکھ روپیہ دیئے جاتے ہیں جو بظاہر یہ بھی دیت ہے جو بیت المال
پر لازم ہوتی ہے

یہ ہمارے فہم ناقص کے مطابق جواب ہے آنجناب کا جو
رائے گرامی ہو تحریر فرمائیں اور ثواب دارین
حاصل کریں

اور اس پتہ پر ارسال فرمائیں
بہت شاکر و ممنون ہونگے

مدرسہ دار الفرقان الکریم زاہد مارکیٹ جے فور فیز ۳
حیات آباد پشاور پاکستان
عبد الرازق کو ملے

۱۶ صفر ۱۴۳۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

موجودہ دور میں بم دھماکوں میں جو مسلمان شہید ہو رہے
ہیں وہ شہید دنیوی ہونگے بشرطیکہ دھماکہ میں ہی شہید ہو
جائیں، اگر حملہ کے بعد وہ زندہ رہے اور پھر اس حادثہ میں آنے والے
زخموں کی وجہ سے وفات ہوئی تو یہ شہید اخروی ہوں گے۔
لہذا اول الذکر کو غسل دیئے بغیر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائیگا۔

جاری ہے ←

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مسلمانوں کو ظلماً اور آلہ جارحہ (بم) کے ذریعے قتل کیا گیا ہے، اور چونکہ ان دھماکہ کرنے والوں کا قصد مسلمانوں کو قتل کرنا ہی ہوتا ہے اور اس کیلئے آلہ جارحہ استعمال کیا جاتا ہے تو ان کو پکڑ کر قصاصاً قتل کیا جائیگا۔

اس کے علاوہ بم دھماکہ کرنے والے باغیوں میں بھی شامل ہیں جن کے ہاتھوں قتل ہونے والوں کو بھی غسل دیئے بغیر دفن کیا جاتا ہے۔

نیز ارسال کردہ تحقیق میں ۸ دلیل کی وجہ سے ان کو شہید دنیوی تسلیم کرنا مسلّم نہیں کیونکہ درمختار کی مذکورہ عبارت کی تشریح میں علامہ شامی رحمہ اللہ نے عدم غسل (یعنی دنیوی شہید نہ قرار دینے) کی علت "اس کا مظلوم نہ ہونا اور دیت کا واجب ہونا" ذکر کی ہے جبکہ ہمارے زیر بحث مسئلہ میں مقتولین کا مظلوم ہونا اظہر من الشمس ہے اور قاتل کے اوپر قصاص بھی ہے نہ کہ دیت، کیونکہ قصد اور آلہ جارحہ کا استعمال پایا جا رہا ہے۔

اب رہ گئی یہ بات کہ ان کے قاتل معلوم نہیں، تو یہ بات بھی ٹھیک نہیں ہاں یہاں دھماکہ کرنے والوں کا تعین نہیں ہے اور یہ بات تحقیق کے بعد صاف ہو سکتی ہے، جیسے کہ درمختار میں اسی مسئلہ کے ساتھ ذکر کئے گئے مسئلہ میں ہے

مذکورہ بحث کی پوری عبارت ملاحظہ ہو:

(ولا يغسل من وجد قتيلا في مصر) أو قرية (فيما) أي في موضع (تجب فيه الدية) ولو في بيت مال كالمقتول في جامع أو شارع (ولم يعلم قاتله) أو علم ولم يجب القصاص، فإن وجب كان شهيدا كمن قتله اللصوص ليلا في المصر، فإنه لا قسامة ولا دية فيه للعلم بأن قاتله اللصوص غاية الأمر أن عينه لم تعلم فليحفظ، فإن الناس عنه غافلون.

وفي الشامية تحت قوله: (فليحفظ) أصل ذلك لصاحب البحر حيث قال بعدما مر عن البدائع: ولهذا يعلم أن من قتله اللصوص ولم يعلم له قاتل معين منهم لعدم وجودهم فإنه لا قسامة ولا دية على أحد لأنهما لا تجبان إلا إذا لم يعلم القاتل، وهنا قد علم أن قاتله اللصوص، وإن لم يثبت عليهم لفرارهم فليحفظ هذا فإن الناس عنه غافلون اهـ

(الدر مع الرد: كتاب الصلاة، باب الشهيد، ۳/ ۱۹۱، ۱۹۲، دار المعرفة)

Scanned by CamScanner

جامعہ فاروقیہ
دارالافتاء

مذکورہ تفصیل سے دلیل نمبر ۲ اور نمبر ۳ کا بھی جواب ہوگیا کہ مذکورہ صورت میں قصاص ثابت ہوگا نہ کہ دیت و قسامت۔

شق نمبر ۴ اور نمبر ۵ میں جو کہا گیا ہے کہ یہ مقتول مسلمان مظلوم نہیں ہوتے یہ بات بھی خلاف واقعہ ہے، بے شمار اؤں پر دھماکے میں بیک وقت شہید ہونے والے سینکڑوں بے گناہ مسلمان اگر مظلوم نہیں ہیں تو پھر مظلوم اور کون ہوگا ؟!

نیز ا بم آلہ جارحہ محددہ میں شامل ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ کی عبارت ذیل ملاحظہ ہو۔

قوله: (بما يوجب القصاص) أي: فالمراد بها ما يفرق الأجزاء فيدخل فيه النار والقصب كما في الفتح. (رد المحتار، ۳/ ۱۸۹، دار المعرفة)

شق نمبر ۶ میں تحریر کی گئی بات بھی قابل تسلیم نہیں، اس لیے کہ اس قتل میں قصاص ہے نہ کہ دیت، نیز اگر دیت ہو بھی تو یہ ملنے والی رقم نہ ہی دیت شرعی کی مقدار ہے، نہ اس عنوان سے دی جاتی ہے اور نہ ہی ہر کسی کو ملتی ہے۔

(هو كل مكلف مسلم طاهر) ...... (قتل ظلماً) بغير حق (بجارحة)

أي: بما يوجب القصاص (ولم تجب بنفس القتل مال) بل قصاص ......

(ولم يرتث) فلو ارتث غسل كما سيجيئ (وكذا) يكون شهيدا (لو قتله باغ أو حربي أو قاطع طريق، ولو) تسبباً أو بغير آلة جارحة) فإن مقتولهم شهيد بأي آلة قتلوه، لأن الأصل فيه شهداء أحد، ولم يكن كلهم قتيل سلاح.

وفي الشامية: فالحاصل: أنه إذا وجب بقتله القصاص وإن سقط لعارض أو لم يجب بقتله شيئ أصلا فهو شهيد كما علمته.

(الدر مع الرد: كتاب الصلاة، باب الشهيد، ۳/ ۱۸۷ـ ۱۸۹، دار المعرفة)

(القتل) الذي يتعلق به الأحكام الآتية من قود ودية وكفارة ......

(خمسة) ...... الأول: (عمد، وهو أن يتعمد ضربه) أي: ضرب الآدمي في أي موضع من جسده (ب) آلة تفرق الأجزاء مثل (سلاح) ومثقل لو من حديد جوهرة (ومحدد من خشب) وزجاج (وحجر) ...... الخ

(الدر مع الرد: كتاب الجنايات، ۱۰/ ۱۵۵ـ ۱۵۷، دار المعرفة)

Scanned by CamScanner

ومقتول المسلم ظلما لا يكون إلا إذا قتل بحديدة.

(البحر الرائق: كتاب الجنائز، باب صلاة الشهيد، ٢/ ٣٤٥، دار الكتب العلمية)

إذا قتل الرجل في المعركة أو غيرها وهو يقاتل أهل الحرب أو قتل مدافعاً عن نفسه أو ماله أو واحد من المسلمين أو أهل الذمة فهو شهيد.

(بدائع الصنائع: كتاب الصلاة، حكم الشهادة، ٢/ ٧٠، دار إحياء التراث العربي)

الشهيد (من قتله أهل الحرب والبغي وقطاع الطريق أو وجد في المعركة وبه أثر أو قتله مسلم ظلماً ولم تجب بقتله دية)...... ووجوب القصاص دليل نهاية الظلم لأنه لا يجب بالشبهة.

(تبيين الحقائق: كتاب الصلاة، باب الشهيد، ١/ ٥٩٢- ٥٩٣، دار الكتب العلمية)

(المحيط البرهاني: كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، قسم آخر في بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت، الثالث الشهادة، ٢/ ٢٨٧، رشيدية)

(المبسوط للسرخسي: كتاب الصلاة، باب الشهيد، ٢/ ٧٩، غفارية)

(مجمع الأنهر: كتاب الصلاة، باب الشهيد، ١/ ٢٧٨، غفارية)

(جامع الرموز: كتاب الصلاة، باب الشهيد، ١/ ٢٩١، سعيد) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

٣٠/ ٢/ ٣١هـ

الجواب صحيح
[illegible]

الجواب صحيح
[illegible]

١٥/ ٢/ ١٤٣١ه

جامعة فاروقية
دار الإفتاء

Scanned by CamScanner